انوارِ شریعت
سنی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ـــ تا ـــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ——— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

نماز ان کے پیچھے ادا کرتے تھے اور مناسک حج میں بھی ان کی متابعت فرماتے تھے۔ کتب حدیث میں یہ بھی تصریح ہے کہ جناب امیر نہایت تیزی سے قطع مسافت کر کے بعجلت تمام حضرت ابو بکر کے پاس جا پہنچے تو آپ نے پوچھا اَمِیْرًا جِئْتَ اَمْ مَامُوْرًا کیا آپ امیر ہو کر آئے ہیں یا مامور ہو کر۔ آپ نے جواب میں فرمایا (جِئْتُ مَامُوْرًا) میں آپ کے ماتحت مامور ہو کر آیا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ امیر الحج کے ذمہ جو چند لاکھ نفوس کے سردار تھے اتنا بڑا کام تھا کہ ان سے اعلانًا سورہ براءت کا پہنچا ہر خیمہ میں جا کر سنانا متصور نہ تھا اس لئے اس کام کے لئے علیحدہ شخص مقرر ہونا ضروری تھا چنانچہ جناب امیر نے یہ کام بوجہ احسن پورا کیا اور حضرت ابو بکر نے اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام دیا اور یوں حضور علیہ السلام کی نیابت کا پورا پورا حق ادا کیا۔ پھر کتنی بڑی بے انصافی ہے کہ ان ہر دو اصحاب میں سے کسی ایک کی بے قدری کی جائے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مسلمان سمجھنا چاہیئے یا اس کے برعکس؟

کیونکہ ایک مولوی نظام آباد میں مسمی فضل احمد کہتا ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے اور نہ ہی ناجی ہیں۔ کیا اسکا یہ کہنا صحیح ہے اور ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب دو اجر ملے گا۔

السائل خاکسار فضل الٰہی نقشبندی۔ قوم آہنگر۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء

جواب:۔ بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین ناجی اور مسلمان تھے۔ اور ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و علمائے متاخرین رحمہم اللہ کے اقوال سے ثابت ہے۔ وھو ہذا:۔ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ پ۱۹ تفسیر درمنثور میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بایں طور حدیث شریف نقل فرماتے ہیں مَازَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِيْ اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلاب انبیاء میں پھرتے چلے آئے حتی کہ آپ کو ان کی ماں نے جنا اور نسیم الریاض قاضی عیاض صفحہ ۱۶، سطر ۲ میں بایں طور حدیث مذکور ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ نَبِيٍّ اِلٰى نَبِيٍّ حَتّٰى اَخْرَجْتُكَ نَبِيًّا یعنی میں تم کو ایک نبی سے دوسرے نبی کی جانب منتقل کرتا رہا۔ اور بخاری شریف میں فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بُعِثْتُ رَسُوْلًا مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ یعنی میں بنی آدم کے بہترین طبقات سے مبعوث ہوا ہوں قرن بعد دوسرے قرن کے یہاں تک کہ میں اس قرن سے ہوا جس سے ہوا۔ اور مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا آپ نے کہ خداوند کریم نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے

کنانہ کو چن لیا اور اس سے قوم قریش کو اور ان سے بنی ہاشم کو اور ان سے مجھکو اور ترمذی میں ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قبیلوں سے اچھے قبیلہ سے پیدا کیا پھر گھروں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھر میں ظاہر فرمایا۔ اور تفسیر لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ کے ذیل میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّحَسَبًا لَيْسَ فِيْ اٰبَائِيْ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ سِفَاحٌ كُلُّنَا نِكَاحٌ یعنی میں نسب اور صہر اور حسب سب باتوں تم ہی میں کا ہوں۔ اور حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک میرے باپ دادوں میں زنا نہیں ہے۔ سب کے سب نکاحی ہیں۔ اور کہا ابن کلبی نے کہ میں نے پانسو نانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم بند کیا۔ ان میں سے کسی پر عیب جاہلیت و زنا کا نہیں پایا۔ نقل از نسیم الریاض صفحہ ۱۶۔

اور امام ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بسند متصل بایں طور حدیث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرماتے ہیں۔ لَمْ يَلْتَقِ اَبَوَايَ فِيْ سِفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَنْقُلُنِيْ مِنْ اَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ اِلٰى اَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيَةً مُّهَذَّبَةً یعنی میرے والدین زنا پر نہیں ہوئے۔ اللہ عزوجل مجھے پاک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف صاف و مہذب نقل کرتا رہا اور اس حدیث کی تائید میں خود قرآن مجید شاہد ہے۔ وہو ہٰذا۔ اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ پ ۱۸ یعنی گندی عورتیں گندے مردوں کے واسطے ہیں۔ اور گندے مرد گندی عورتوں کے واسطے ہیں۔ الخ

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے۔ اناآبائے کرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ثابت است ان از آدم عبداللہ طاہر و مطہر اند از دنس کفر و رجس و شرک الخ۔

اور کتاب ماثبت بالسنۃ صفحہ ۸۰۶ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صاحب طبرانی نے یہ طور حدیث تحریر فرمائی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ سے مکہ کی طرف دوبارہ تشریف لائے تو راستہ میں مقام ابواء میں جانب حزن و ملال از زیر والدہ کی تربت پر بیٹھ گئے۔ بعد ازاں بڑی خوشی سے تشریف لائے۔ اور میں نے بڑے ادب سے دریافت کیا تو فرمایا آپ نے سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَاَحْيَا لِيْ اُمِّيْ وَاٰمَنَتْ بِيْ ثُمَّ رَدَّهَا اور دوسری حدیث میں اَحْيَا اَبَوَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اٰمَنَا بِهٖ یعنی حضرت کے والدین زندہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایمان لائے تھے ساتھ آپ کے اس سے آپ کو نہایت خوشی پر خوشی ہوئی۔ اور بعض محدثین نے اس حدیث پر کلام کیا ہے لیکن علمائے محققین نے فیصلہ دیا ہے۔ اِنَّ اَبَوَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاجِيَانِ وَلَيْسَا فِي النَّارِ وَالْكَلَامُ فِيْ اٰبَائِهِ الشَّرِيْفَةِ طَوِيْلٌ وَالسُّكُوْتُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَحْوَطُ یعنی بیشک آپ کے والدین ناجی ہیں۔ دوزخی نہیں۔ اور اس میں بہت

گفتگو ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں سکوت کرنا بہتر ہے۔ اور در مختار میں ہے لَا یُفْتٰی بِتَکْفِیْرِ مُسْلِمٍ کَانَ فِیْ کُفْرِہٖ خِلَافٌ وَلَوْ رِوَایَۃً ضَعِیْفَۃً یعنی فتویٰ نہ دیا جائے تکفیر پر اوس مسلمان کے حق میں کہ جس کے کفر میں اختلاف ہو۔ اگرچہ دلیل اس کی اسلام کی ضعیف ہو۔ الخ

نقل از سرور المحزون ترجمہ قرۃ العیون صفحہ ۲۳ جلد اول از تصنیف شاہ ولی اللہ اور کتاب ماثبت بالسنۃ و قرۃ العیون صفحہ ۲۷ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و صاحب عیون علامہ حافظ شمس الدین دمشقی بن ناصر الدین کا فیصلہ اس بارہ میں یوں ہے۔ شعر

حَبَی اللّٰہُ النَّبِیَّ مَزِیْدَ فَضْلٍ ۔۔۔ عَلٰی فَضْلٍ وَّکَانَ بِہٖ رَءُوْفًا
فَاَحْیٰی اُمَّہٗ وَکَذَا اَبَاہُ ۔۔۔ لِاِیْمَانٍ بِہٖ فَضْلًا لَطِیْفًا
فَسَلِّمْ فَالْقَدِیْمُ بِذَا قَدِیْرٌ ۔۔۔ وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ بِہٖ ضَعِیْفًا

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بڑی بزرگی پر بزرگی بخشی اور اللہ ان پر بڑا مہربان ہے۔ پس ان کی ماں اور ایسے ہی ان کے باپ کو زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے ان پر ایمان لانے کے واسطے پس مان اس بات کو کہ خدائے قدیم کی ذات قادر ہے اگرچہ اس حدیث میں کلام ہے۔

اور کتاب قرۃ العیون صفحہ ۳۲ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی قاضی ابوبکر مالکی سے سوال کرتا۔ کہ اگر کوئی شخص کہدے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دوزخ میں ہیں تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو فرماتے وہ شخص ملعون ہے بحکم آیت شریف اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ الخ یعنی جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو۔ لعنت کی ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں۔ اور حدیث شریف میں ہے لَا تُؤْذُوا الْاَحْیَاءَ بِسَبِّ الْاَمْوَاتِ۔ یعنی ایذا نہ دو تم زندوں کو ساتھ بدگوئی مردوں کے۔ پس ان تمام دلائل قاطعہ سے ثابت ہوا کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آبا و امہات آدم علیہ السلام سے لے کر سب کے سب مسلمان موحد اور آلودگی شرک و کفر و بدکاری سے پاک صاف رہے۔ کیونکہ مشرک کے حق میں الفاظ طاہر و مختار وغیرہ کبھی استعمال نہیں کئے جاتے۔ بلکہ اس کے حق میں نجس کا کلمہ استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن شریف اس پر شاہد ہے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ سورہ توبہ۔ اور یہ بھی ان دلائل سے ثابت ہوا کہ مطلق ایذا سبب لعنت کا ہوتا ہے۔

پس ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس اذیت سے اور کونسی اذیت زیادہ ہوگی جو آپ کے والدین کو بے دھڑک کافر اور مشرک اور دوزخی کہدے۔ اور جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ فقہ اکبر میں امام صاحب نے فرمایا ہے کہ مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ

تو اسکا جواب صاحب عیون نے صفحہ ۱۳۱ میں یوں لکھا ہے فَمَدْسُوْسٌ عَلَى الْاِمَامِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ اِنَّ النُّسَخَ الْمُعْتَمَدَةَ مِنْهُ لَيْسَ فِيْهَا شَيْئٌ مِنْ ذٰلِكَ ۔ یعنی جو کہ فقہ اکبر میں ہے ۔ کہ والدین آپ کے فوت ہوئے کفر پر ۔ یہ بہتان داخل کیا ہے امام پر اور دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ معتبر نسخوں میں فقہ اکبر کے اسکا کچھ نشان نہیں ہے ۔ بلکہ یہ مقولہ ہے ابو حنیفہ بن یوسف بخاری کا نہ نعمان بن ثابت کوفی کا ۔ ایسا ہی کہا ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں ۔ اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے تو اسکے یہ معنے ہوں گے کہ مرے وہ کفر کے زمانہ میں نہ کہ کفر پر ۔ اور بعض علماء دین نے کہا کہ ماتا کے قبل ما نافیہ تھا ۔ کسی طرح سے ساقط ہو گیا ہے ۔ اصلی عبارت یہ تھی ۔ مَامَاتَا عَلَى الْكُفْرِ ۔ چنانچہ ارشاد الغبی صفحہ ۱۵ میں ہے ۔ اور بعض علمائے دین کہتے ہیں کہ فقہ اکبر ماماتا صاحب کی تصنیف نہیں ہے ۔ اور جو قائل ہیں اسکا جواب شاہ عبدالعزیز نے اپنے فتاویٰ میں دے دیا ہے ۔ اور در مختار کا استدلال بھی صحیح نہیں ۔ کیونکہ اس میں سوء ادبی پائی جاتی ہے ۔ اور جن حدیثوں سے کچھ عدم اسلام ظاہر ہوتا ہے وہ سب کی سب ضعیف اور متروک ہیں ۔ قابل اعتقاد کے نہیں ۔ غرضیکہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو کافر و مشرک و ناری کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ ان کے اسلام و موحد ہونے پر بڑے بڑے علمائے دین کے فتویٰ موجود ہیں جن کے اسمائے مبارک یہاں پر مختصراً درج کئے جاتے ہیں ۔ وہو ہذا ۔

امام ربانی ابن حجر عسقلانی اور امام ہادی کبیر اور امام قرطبی اور خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر اور علامہ صلاح الدین صفدی اور حضرت شمس الدین دمشقی ۔ اور حضرت محب الدین طبری اور حضرت ابن حجر مکی اور شیخ الہند عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ وغیرہ اور جو شخص آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مشرک اور ناری کہے ، اسکے پیچھے نماز ہرگز درست نہیں تاوقتیکہ وہ توبہ اور تعزیر ادا نہ کرے ۔ فقط ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

المجیب

خادم شریعت فقیر نظام الدین ملتانی حنفی قادری عفی اللہ عنہ از خلفائے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

سوال :۔ عبدالمطلب و ہاشم و عبدالمناف کا اصلی نام کیا تھا ، اور ان کی وجہ تسمیہ کیا تھی ؟ جواب دو اجر ملیگا ۔

نوٹ :۔ حضرت شیخ کمال الدین شمسی علیہ الرحمت سے کسی شخص نے پوچھا کہ جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کے بارے میں کہے کہ وہ دوزخ میں ہیں اس کے لئے آپ کا کیا فیصلہ ہے ۔ آپ نے فرمایا وہ ملعون ہے ۔ بحکم آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور کتاب اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۶۵ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو علامہ جلال الدین سیوطی پر کہ جس نے کئی رسالے اس بارے میں لکھے کہ حضور کے والدین مسلمان تھے ۔ اور خوب رد کیا ملا علی قاری کے فتویٰ کا جس میں تکفیر والدین کا ذکر تھا ، اور ملا علی قاری کی اس حرکات پر سخت افسوس ہے ۔ ۱۲

خادم شریعت محمد نظام الدین عفا اللہ عنہ ملتانی ۔ وزیر آباد ۔

صحیح
مسلم
شریف
مع مختصر شرح نووی مترجم
۷،۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ
ترجمہ: علامہ وحید الزمان
ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزّماںؒ

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج ؒ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان ؒ

جلد: اوّل

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد اول

بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ

باب: جو شخص کفر پر مرے وہ جہنم میں جائے گا اور اس کی شفاعت نہ ہو گی اور بزرگوں کی بزرگی اس کے کچھ کام نہ آوے گی

٥٠٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَبِي قَالَ ((فِي النَّارِ)) فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ فَقَالَ ((إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ)).

۵۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اس کو بلوایا اور فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں

٥٠١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ ((يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ

۵۰۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے کنبہ والوں کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ سب اکٹھے ہوئے آپ نے عام سب کو ڈرایا پھر خاص کیا اور فرمایا اے کعب بن لوی کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے مرہ بن کعب کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے عبد شمس کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے ہاشم کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے عبدالمطلب کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے فاطمہ چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اس لیے کہ میں خدا کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا (یعنی اگر وہ عذاب کرنا چاہے تو میں بچا نہیں سکتا) البتہ تم جو مجھ سے ناتا

(۵۰۰) ☆ اس لیے کہ وہ کفر پر مرے تھے اور جو کفر پر مرے وہ جہنم میں جائے گا اس کو کسی کا ناتہ رشتہ کام نہ آئے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ جو نبوت سے پہلے مرے ہیں اور بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ جہنمی ہیں اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دعوت سے پہلے یہ مواخذہ ہے کیونکہ ان کو اور پیغمبروں کی دعوت پہنچ چکی تھی جیسے حضرت ابراہیم کی اور یہ جو آپ نے اس شخص کو بلا کر کہا کہ میرا باپ بھی جہنم میں ہے اس سے یہ غرض تھی کہ اس شخص کا رنج گھٹ جاوے اور وہ یہ معلوم کرلے کہ خدا کے ہاں سب برابر ہیں جو قاعدہ اس نے ٹھہرا دیا اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ کافر کا ٹھکانا جہنم ہے خواہ وہ نبی کا باپ ہو یا بیٹا۔ جلال الدین سیوطیؒ نے کئی حدیثوں سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اللہ نے آنحضرت کی دعا کو آپ کے والدین کے حق میں قبول کیا اور وہ دوبارہ جلائے گئے اور اسلام لائے پر اکثر علماء اور محدثین نے اس کا انکار کیا اور ان حدیثوں کو موضوع بتلایا اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو۔